سوال

(519) شوہر، بیٹی اور باپ

جواب

السلام علیكم ورحمة الله وبركاته

زید نے اپنی حیات میں کل جایداد منقولہ وغیر منقولہ مع حق پدری مسماۃ حامدہ اپنی دختر کو دے کر بجائے اپنے اپنی لڑکی مذکورہ کو مالک کامل جائیداد کا یہ اختیار مالکانہ کرا دیا لیکن بتقدیر الٰہی مسماۃ حامدہ مذکورہ نے بحالت حیات زید کے وفات پایا اور چھوڑا اس نے باپ شوہر دختر اور بعد وفات کے باپ مذکور نے یہ کہا کہ اب بجائے دختر کے ہماری نواسی ہماری کل جائیداد کی وارث ومالک ہے مزید برآں انتظام بھی آج تک ویسا ہی چلا آتا ہے جیسا کہ دختر (حامدہ) کی حیات میں تھا پس جائیداد مذکور الصدر کا شرعی وارث کون کون ہو گا اور ہر ایک وارث کا کس قدر حصہ ہو گا؟ بیان فرمائیے مطابق کتاب اللہ وکتاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے۔

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیكم السلام ورحمة الله وبركاته!

الحمد لله، والصلاة والسلام علىٰ رسول الله، أما بعد!

ترکہ مسماۃ حامدہ کا حسب فرمان الٰہی بارہ سہام پر منقسم ہو گا جس میں نصف اعنی چھ سہام اس کی بیٹی کو ملیں گے۔

وَإِن كانَت وٰحِدَةً فَلَهَا النِّصفُ ... سورة النساء 11

(اور اگر عورت ہو تو اس کے لیے نصف ہے۔)

اور ربع اعنی تین سہام شوہر کو جیسا کہ اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے فرمایا ہے۔

فَإِن كانَ لَهُنَّ وَلَدٌ فَلَكُمُ الرُّبُعُ مِمّا تَرَكنَ ... سورة النساء 12

(پھر اگر ان کی کوئی اولاد ہو تو تمھارے لیے اس میں سے چوتھا حصہ ہے جو انھوں نے چھوڑا)

بقیہ تین سہام باپ کو سدس من حیث فرضیت کے جیسا کہ کلام خدائے علام میں وارد ہے۔

وَلِأَبَوَيهِ لِكُلِّ وٰحِدٍ مِنهُمَا السُّدُسُ مِمّا تَرَكَ إِن كانَ لَهُ وَلَدٌ ... سورة النساء 11

(اوراس کے ماں باپ کےلیے ان میں سے ہر ایک کےلیے اس کاچھٹا حصہ ہے جواس نے چھوڑا۔ اگراس کی کوئی اولاد ہو)

اورایک باعتبار عصوبت کے۔

قال رسولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : ((أَلْحِقُوا الْفَرَائِضَ بِأَهْلِهَا، فَمَا بَقِيَ فَهُوَ لِأَوْلَى رَجُلٍ ذَكَرٍ)). مُتَّفَقٌ عليه[1] (رواه البخاري)

(رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "مقررہ حصے ان کے مستحقین کو دواور باقی بچے وہ (میت کے) قریب ترین مرد (رشتہ دار) کا حصہ ہے)

اس موقع میں باپ ہی کا حصب ہبہ اس کے اس کی نواسی اعنی حامدہ کی بیٹی کوملے گا تواب میت کی بیٹی کو نو سہام ملا چھ بحسب ترکہ اورتین بحسب ہبہ میت کواس کے باپ کا اپنا حق پدری دینا کچھ نافع نہ ہوگا کیونکہ وہ اس وقت وہ اس کا مستحق نہ تھا۔

---

[1]۔ صحيح البخاري رقم الحديث (6351) صحيح مسلم رقم الحديث (1615)

هذا ما عندي والله أعلم بالصواب

مجموعہ فتاویٰ عبداللہ غازی پوری

کتاب الفرائض، صفحہ:758

محدث فتویٰ